سوال

ر میں مد(486)نا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

، مسلمانان سے چاہتی ہے کہ تم اپنے مردے باہر شہر کے دفن کرواور اگر امر مانع ہو تو اُس قطعہ زمین میں دفن کرو، جو اس کام کے لیے میونسپلٹی اپنے روپیہ سے خرید کرے۔ انتظام اس زمین کا اور مسلمانوں کے مردے دفن ہونے کا میونسپلٹی اپنے ہاتھ میں رکھے گی اور تم سے بابت دفن، ان مردہ مسلمانوں کے

، ہے، جس نے حقوق واحکام شاہی سے رفاہِ عام کے لیے قریب قریب تمام اشیاء پر (مستثنیات جزوی کے سوا) جو باہر سے اندرون میونسپلٹی بغرضِ تجارت یا خاص استعمال آئیں، چنگی لینے کا عام رعایا

یا ہے، خواہ رعایا کسی قوم ومذہب کی ہو۔ واجب الادا مال کی چنگی نہ ادا ہونے پر وہ مال ضبط ہو جاتا ہے یا جرمانہ لیا جاتا ہے۔ بہت زیادہ حصہ رعایا کا اس چنگی کو بہت کراہت اور مجبوری کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ میونسپلٹی اس رقم چنگی سے۔ جس میں ہندو مسلمانوں وغیرہ کا روپیہ شامل ہے، مسلمان مردوں کے لیے قط

رت میں میونسپلٹی کی آمدنی سے۔ جس کی تشریح اوپر کی گئی اور اس طرح زمین کا معاوضہ بالجبر کے ساتھ خریدنا جیسا کہ بیان کیا گیا، شرعاً ناجائز وغصب ہے یا نہیں اور اُس میں مردوں کا دفن ہونا غیر مذہب والوں کو فیس ادا کر کے جائز ہے یا ناجائز؟ مکروہ ہے یا حرام اور مردہ دفن کرنے والا داخل معصیت ہے یا نہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گورنمنٹ کا زمین کو معاوضہ بالجبر کے ساتھ خریدنے کے جواز وعدم جواز کے ہم جواب دہ نہیں ہیں۔ رہا اس میں مسلمان مردوں کا دفن ہونا غیر مذہب والوں کو فیس ادا کر کے مجبور مسلمانوں کے لیے تو یہ جائز ہے اور وہ زمین مسلمانوں کے حق میں مغصوب نہیں ہے۔ شاہی قانون نے اپنے قانون کے رو سے ا

یہاں یہ سوال زیادہ مفید ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کے رو سے مردوں کا دفن کرنا مسلمانوں کا مذہبی کام ہے یا نہیں اور اس کے متعلق کوئی قید بڑھا دینا مذہب میں دست اندازی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو گورنمنٹ کو اپنے معاہدے اور قانون کے رو سے مسلمانوں کے مذہبی کاموں میں دست اندازی کرنے سے

ب: دفن کرنا مسلمانوں کے مذہبی کاموں میں نہایت ضروری کام ہے اور اس میں کوئی قید بڑا دینا مذہب میں بہت بڑی دست اندازی ہے۔ عادل گورنمنٹ کو اپنے مسکین رعایا پر مہربانی فرما کر ان کے زندہ اور مردوں کو اس نئے اور نہایت تکلیف رساں قانون سے ضرور بچانا چاہیے۔ [1]

---

[1] اصلی مجیب کا نام درج نہیں ہے۔ حافظ صاحب وغیرہ کی صرف تصحیح درج ہے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ: 728

محدث فتویٰ